7850- مسجد جاتے وقت عورت کا خوشبو لگانا

سوال

ہم دیکھتے ہیں کہ نماز تراویح کے لیے آنے والی کئی ایک عورتیں بہت تیز خوشبو استعمال کرتی ہیں، جس کی بنا پر پیچھے آنے والے مرد بھی یہ خوشبو سونگھتے ہیں، ہم نے کچھ عورتوں ک واس کے متعلق نصیحت بھی کی تو وہ کہنے لگیں مسجد آتے وقت خوشبو استعمال کرنا مسجد کے ادب واحترام میں شامل ہے، آپ سے گزارش ہے کہ اس کے متعلق کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

شرعی احکام کا مرجعہ اور ماخذ کتاب وسنت ہونا چاہیے نہ کہ لوگوں کی رائے، اور مزاج اور خواہشات اور استحسانات، فی ذاتہ اس مسئلہ میں کئی ایک نصوص آئی ہیں، اور کچھ تو شدید نہی والی ہیں، اس میں بہت ساری احادیث ہیں، جن میں سے چند ایک صحیح احادیث ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جن میں عورت کا گھر سے باہر نکلتے وقت خوشبو استعمال نہ کرنے کا بیان ملتا ہے :

1–ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت بھی خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے کہ لوگ اس کی خوشبو پائیں تو وہ عورت زانیہ ہے"

2–زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں سے کوئی عورت مسجد کی طرف جائے تو وہ خوشبو کے قریب بھی نہ جائے"

3–ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بخور (خوشبو کی دھونی) لی ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں مت آئے"

4–موسی بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس سے ایک عورت گزری جس سے خوشبو آ رہی تھی تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

"اے اللہ وجبار کی بندی کیا تم مسجد جانا چاہتی ہو؟

وہ عرض کرنے لگی : جی ہاں، تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : جاؤ جا کر غسل کرو، کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے :

"جو عورت بھی مسجد کی جانب جائے اور اس سے خوشبو آ رہی ہو تو اللہ تعالی اس کی نماز اس کی وقت قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس آ کر غسل نہ کر لے"

خوشبو استعمال کرنے سے ممانعت کا سبب واضح ہے کہ خوشبو شہوت کو انگیخت دیتی ہے، اور شہوت انگیخت کے اسباب میں شامل ہے، اور علماء کرام نے اس کے ساتھ ان اشیاء کو بھی ملحق کیا ہے جو اس کے معنی میں شامل ہوتی ہوں مثلا : اچھا اور خوبصورت لباس، اور جو زیور ظاہر ہوتا ہو، اور اعلی قسم کی زینت وزیبائش، اور اسی طرح مردوں کے ساتھ اختلاط اور میل جول"

دیکھیں : فتح الباری (279/2).

اور ابن دقیق العید کہتے ہیں :

"اس حدیث میں مسجد کی طرف جانے والی عورت کے لیے خوشبو کے استعمال کی حرمت پائی جاتی ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں مردوں کی شہوت کو حرکت دینے کے اسباب پائے جاتے ہیں، اسے مناوی رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی پہلی حدیث کی شرح کرتے ہوئے "الفیض القدیر" میں نقل کیا ہے"

اس لیے صحیح شرعی دلائل کے بعد جدال اور بحث اور مخالفت کی کوئی مجال اور گنجائش ہی باقی نہیں رہتی، بلکہ مسلمان عورت پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس معاملہ کی خطرناکی اور اس شرعی حکم کی مخالف پر ہونے والے گناہ کو سمجھے، اور اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ تو اجر و ثواب حاصل کرنے نکلی ہے، نہ کہ گناہ و معصیت کے ارتکاب کے لیے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے.

بعد میں ہم نے نئی ایجادات کی اخبار میں یہ بھی پڑھا کہ بیالوجی کے علماء اور سائنسدانوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ناک میں جنسی غدہ ہوتا ہے، یعنی دوسرے معنوں میں یہ کہ سونگھنے کی طاقت اور شہوت انگیزی میں بلاواسطہ تعلق اور ارتباط ہوتا ہے، اگر ان کی یہ بات صحیح ہے تو پھر یہ چیز بھی شریعت اسلامی کے مبارک احکام کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جو عفت و عصمت لائی ہے، اور جس نے فحاشی کے تمام راستوں کو بند کیا ہے، حتی کہ کفار کے لیے بھی.

واللہ اعلم.